

دور حاضر میں دین اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کا آسان طریقہ

ہمارا دور قیامت سے قریب ہے۔ اس میں بنسبت گزشتہ دور کے فتنہ و فساد زیادہ ہے۔ آنے والے دور میں اور زیادہ ہونگے۔ اس دور کا سب سے بڑا فتنہ تکفیری ارتدادی اور بد مذہبی کا فتنہ ہے۔ ان فتنوں کے ہنگامہ روز و شب میں سب کچھ باقی رہتا ہے۔ فقط ایمان چلا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا اور قرآن کی صرف رسم باقی رہ جائیگی۔ انکی مسجدیں آباد ہونگی اور ہدایت سے خالی ہونگی انکے علماء آسمان کے نیچے رہنے والوں میں سب سے زیادہ برے ہونگے، ان علماء سے فتنے پیدا ہونگے اور پھر ان میں لوٹ جائینگے، بیہتی شریف، ان فتنوں کا اثر یہ ہوگا کہ آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھیگا اور شام کو کافر بن جائیگا۔ اور شام کو مومن بیگا تو صبح کفر کی حالت میں اٹھیگا اور اپنے دین کو متاعِ قلیل کے عوض بیچ ڈالیگا۔ مسلم شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے ہاتھ میں چنگاری پکڑنے والا۔ مشکوٰۃ شریف۔ ناظرین مذکورہ تینوں حدیث دوبارہ پڑھیں اور ایک ایک لفظ کو حالاتِ حاضرہ پر انطباق کریں تو محسوس ہوگا۔ کہ یہ ارشادات اسی دور کیلئے فرمائے ہیں۔ دین کا نام لیکر دین سے دور کرنے کے جتنے دام ہمرنگ زمین آج بچھائی گئی ہے شاید پہلے کبھی نہیں تھی۔ مثلاً قرآن کی تفسیر بالرائے۔ حدیث کی من مانی تشریح۔ آزادی نسواں کے نام پر بے پردگی و آوارگی۔ تصلب کے نام پر تشدد کا بازار۔ توحید کے نام پر توہین رسالت کا ابلیسی پرچار۔ کلمہ و نماز کی آڑ میں عقیدت و عقیدے کا استحصال۔ اور ترغیب و تخویف سے مسلمانوں کے ارتداد کی کوشش۔ یہ وہ حربے ہیں۔ جو مستعمل ہیں

بلکہ عروج پر ہیں۔ اور اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ کامیاب بھی ہیں۔ ان حالات میں ہم پر فرض ہے کہ اپنا اور اپنوں کے ایمان کی حفاظت کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واهلیکم ناراً وقدھا الناس والحجارہ۔ اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہے۔ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ حلاوت ایمان سے وہی شاد کام ہوگا۔ ان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد انقذہ اللہ منہ ان یعذب فی النار۔ یعنی جسے ایمان کے بعد کفر میں لوٹنا ایسا ناپسندیدہ ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا ناپسندیدہ ہے۔ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ جب گرفتار ہوئے۔ رومی بادشاہ نے آپ کو عیسائی بننے کے لئے دنیاوی مال و متاع کی ترغیب دی اور نہ ماننے پر آگ سے کھولتے ہوئے تیل میں ڈالے جانے کی دھمکی دی۔ حضرت عبداللہ۔ کفر پر آگ میں ڈالے جانے کو ترجیح دی اور متاع دنیا کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیئے۔ فضل خدا رحمت نبی اور قوت ایمانی نے ایمان کے ساتھ آپ کی جان بھی بچالی۔ جسے حلاوت ایمان نصیب ہے اس کی قوت ایمان تاریخ رقم کرتی ہے۔ قرون اولیٰ میں اس سے ایسی قوم تشکیل پائی جو صحراؤں سے اٹھکر ایران و روم کی سلطنتوں کو پلٹ دی۔ یہ قوم بڑھی تو بڑھتی چلی گئے۔ جنگلات و سمندر رکاوٹ نہ بن سکے۔ فتوحات ان کا مقدر بنی اور عزتیں ان کا نصیب۔ اس قوم نے صرف ابدان پر حکومت نہیں کی بلکہ دلوں کو مسخر کیا اور وحوں پر راج۔ یہ جدھر نظر اٹھاتی وہ زمین اس کی زمین اور وہ جہان ان کا جہان ہوتا۔ کلیساؤں میں اذانیں اور صحراؤں میں نعرہ تکبیر بلند کرتی۔ حضرت بلال کا تپتی ریت پر احدا حد کی صدائے بازگشت۔ حضرت خباب کی جلی ہوئی پیٹھ۔ حضرت غسیل الملائکہ کا ذوق اطاعت اور شوق شہادت اور ہزاروں عاشقوں کا جذبہ سرفروشی سنکر اہل ایمان کے ایمان میں آج بھی حرارت پیدا ہوتی

ہے۔ ایمان سلامت رہے تو مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں اسلام دین فطرت ہے مشکل نہیں آسان ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ سورہ بقرہ۔**

یعنی اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور دشواری نہیں چاہتا۔ **وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ سورہ حج۔** یعنی اللہ تعالیٰ نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی۔ **وما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج۔ سورہ مائدہ۔** یعنی اللہ تعالیٰ یہ ارادہ نہیں فرماتا کہ تم پر تنگی کی جائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **الدین یسر۔** دین آسان ہے۔ آپ نے حکم فرمایا لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرو سختی نہ کرو لوگوں کو خوشخبری سناؤ متفر نہ کرو۔ بخاری شریف۔ اور آپ خود دو چیزوں میں آسان چیز کو اختیار فرماتے۔ بخاری شریف۔ دین میں آسانی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ من مانی کی جائے۔ ہوائے نفس پر عمل ہو۔ معصیت کو حالات کا تقاضا کہہ کر اپنا لیا جائے۔ اور حرام قطعی کو فیشن کہہ کر۔ کوئی دستار میں رکھ لے کوئی زیب گلو کر لے۔ اور احکام شرع کو۔ دقیاوسی اصول۔ فرسودہ قانون۔ گزرے زمانے کی باتیں۔ اور مولویوں کے فتوے کہہ کر بالائے طاق رکھ دیا جائے۔ اور مشائخ عظام کو حجر اسود کی طرح چوم کر نکل جائے۔ ان کے ارشادات۔ ان کی نصیحتیں۔ ان سے وعدے۔ سب فراموش کر کے کہنے لگیں۔

دین پر عمل کرنا بہت مشکل ہے

اسلامی قوانین پر نظر کریں تو معلوم ہوگا اس میں کتنی وسعت و تسیر ہے۔ انسانی معاشرے کا ہر فرد بچہ ہو یا جوان۔ ادھیر عمر ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت۔ مریض ہو یا صحت مند۔ معذور ہو یا لاچار سب کے لئے اس کے احکام پر عمل کرنا بالکل آسان ہے۔ مثلاً پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمم کی سہولت۔ بیمار، مسافر، حاملہ، دودھ پلانے والی کے لئے روزہ قضا کرنے کی رخصت۔ مسافر کے لئے نماز قصر۔ حائضہ کے لئے نماز معاف۔ بوڑھے اور دائمی مریض کیلئے

روزے کے فدیہ کی اجازت۔ جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے اس کیلئے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے کی وسعت۔ اگر سواری سے اتر نہ سکے تو سواری پر نماز پڑھنے کی اجازت۔ جو خود حج نہ کر سکے اس کیلئے حج بدل کی گنجائش۔ اور بہت سے احکام میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مشقت کی صورت میں رخصت پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے۔

لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سورة بقرہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔

لہذا دین پر عمل مشکل نہیں آسان ہے، عقیدہ توحید و رسالت و آخرت مضبوط ہو تو مشکل عمل بھی آسان ہوتا ہے ورنہ معمولی عمل بھی مشکل، اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کا ہر دور میں آسان طریقہ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تم میں دو بھاری چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو میرے بعد ہر گز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک کتاب اللہ، دوسری میرے اہل بیت، پس دیکھو میرے بعد ان سے کیسا سلوک کرتے ہو۔ ترمذی شریف کتاب المناقب۔ دور حاضر میں امت مسلمہ کا دونوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہے اس لئے قوم مسلم گمراہیت کی سنائی میں ڈوبتی جا رہی ہے، آپ نے قرآن مقدس کے متعلق ارشاد فرمایا، اِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ طَرَفُ بَيْدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهُ بَايِدُ كَيْفَ تَمْسُكُوْا بِهِ فَاَنْتُمْ لَنْ تَهْلُكُوْا بَعْدَ اَبَدًا، طبرانی، یعنی بیشک اس قرآن کی ایک جانب اللہ کے دست قدرت میں ہے اور ایک جانب تمہارے ہاتھوں میں ہے اسے مضبوطی سے پکڑے رہو تم اس کے بعد (قرآن کو تھامنے کے بعد) ہر گز ہر گز گمراہ نہیں ہو گے اور نہ ہلاک ہو گے۔ قرآن کتاب ہدایت ہے، منشور حیات اور چراغ علم و معرفت بھی، اِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلّٰثِي هِيَ اقْوَمُ، سورہ اسراء، بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔

وہ نور ہے جو انسان کو اپنے خالق کا پتہ دیتا ہے ، مقام انسانیت سے آگاہ کرتا ہے ، معاملات زندگی کو سنوارنے کا سلیقہ عطا کرتا ہے ، خالق کائنات کی خوشنودی قرآن پاک کے احکام پر عمل پیرا ہونے میں ہی ہے ، قرآن کا عالمگیر پیغام ہدایت رنگ و نسل کی قید سے ماورا ہے ، قیامت تک ہر وہ شخص ابو جہل ہے جو قرآن کے مطابق زندگی ڈھالنے کو تیار نہ ہو ، ہر وہ زمانہ زمانہ جاہلیت ہے جو قرآنی نظام کو اختیار کرنے کے لئے تیار نہ ہو ۔

گر تو می خواہی مسلمان زبستن ، نیست ممکن جز بہ قرآن زبستن
اگر تو مسلمان بنکر جینا چاہتا ہے تو ایسا جینا قرآن کے بغیر ممکن نہیں۔

قوم مسلم کی ناگفتہ بہ حالات دیکھیں اور دیدہٴ عبرت سے یہ روایت پڑھیں ، حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ، انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ، انّ اللہ تعالیٰ یرفع بهذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین ، ابن ماجہ ۔ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ، بیشک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کئی قوموں کو سر بلندی عطا کرتا ہے اور کئی قوموں کو سرنگوں کر دیتا ہے ۔ قرآن علوم معارف کا سمندر ہے ، حکمت کا خزانہ ہے ، معرفت کا سرچشمہ ہے ، جسے پڑھنا عبادت ، سننا عبادت ، دیکھنا عبادت ، چھونا عبادت ، اور جس کے احکام پر عمل پیرا ہونا داریں کی سعادت ہے ۔ جس کے پڑھنے پڑھانے سے آدمی بہتر انسان بن جاتا ہے ، جس کے ترک عمل سے گمراہیت مقدر بن جاتی ہے ۔ صد افسوس ، اب تو قرآن کی تفہیم ، تذکیر ، تعلیم ، تعمیل ، کے بجائے صرف حلف اٹھانے ، میت کے ایصال ثواب ، مریض پر دم کرنے ، اور تعویذ گنڈے کیلئے سمجھ لیا گیا ہے ، جو قطعاً غلط ہے ، اسے قرآن کو مضبوطی سے پکڑنا نہیں کہا جاسکتا ہے ۔ اور آپ نے اہل بیت کے متعلق ارشاد فرمایا ، واللہ لا یدخل قلب رجل الا یمان حتی یتکھم للہ ولقرابۃ منی

ابن ماجہ ، اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا۔ جب تک اہل بیت سے اللہ کیلئے اور میرے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ آپ فرماتے ہیں،

فلا تقدّموا ہما فتہلکوا ولا تقصروا عنہما فتہلکوا ، طبرانی ، پس تم لوگ قرآن اور اہل بیت سے نہ آگے بڑھو کہ ہلاک ہو جاؤ۔ اور نہ ہی پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قسمیہ فرماتے ہیں، کہ ال رسول کی محبت کے بغیر دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا، اب ان لوگوں کو کیا کہا جائے جو محبت کے بجائے ال رسول کی توہین و گستاخی کرتے ہیں، ہر طرح اور ہر جگہ سے کرتے ہیں، درگاہ سے، درسگاہ سے، جلسہ گاہ سے، نشست گاہ سے، قیام گاہ سے، کمین گاہ سے، لکھ کر، بول کر، اشارے سے، کنایے سے، چھپ کر، اعلانیہ، گستاخیاں کرتے ہیں، ستم یہ ہے اس گستاخی پر سبحان اللہ، ماشاء اللہ، کہتے ہیں، نعرے لگتے ہیں، اب یہ تو کوئی پڑھے لکھے مفتی ہی بتا سکتے ہیں، کہ جب بسم اللہ پڑھ کر شراب پینا، چوری کرنا کفر ہے، جیسا کہ بہار شریعت میں ہے، شراب پینے، زنا کرنے، جو اکیلنے، کے وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے، حصہ نہم صفحہ ۱۷۲، اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے، الاتفاق علی انہ ان ممسک القدح وقال بسم اللہ وشر بہ یصیر کافرا وھکذا ان یسئل وقت مباشرة الزنا وحوال لعب القمار فانه یصیر کافرا، جلد دوم صفحہ ۲۴۵ یعنی اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ کوئی جام پکڑ کر بسم اللہ کہے اور شراب پیے تو کافر ہو جائیگا اور ایسے ہی بدکاری اور جو اکیلنے وقت بسم اللہ پڑھے تو کافر ہو جائیگا، تو پھر توہین ال رسول پر سبحان اللہ، ماشاء اللہ کہنا کیسا ہے ؟ بالائے ستم یہ ہے کہ توہین ال رسول شریعت کی حفاظت کے ناپر کی جاتی ہے، جبکہ ال رسول سے محبت کرنا اور توہین نہ کرنا خود شریعت ہے، جب جہالت کی کوکھ سے خود ساختہ شریعت جنم لیتی ہے تو حرام کو حلال اور کفر کو ایمان سمجھ بیٹھتے ہیں،۔ کیا غضب ہے کفر کو کہتے ہیں ظالم احتیاط

آپ فرماتے ہیں، ہم اہل بیت کو کوئی مبغوض نہیں رکھے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کریگا۔ آپ فرماتے ہیں، جو شخص ہم اہل بیت کو مبغوض رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے یہودی بنا کر اٹھائیگا، علم و تقویٰ پر مغرور لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، اگر کوئی شخص خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کے درمیان چلا جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر وہ اہل بیت کی دشمنی میں مرجائے تو وہ جہنم میں جائیگا۔ اشرف الموید۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جس کے دل میں اہل بیت کی محبت نہیں وہ خارجی ہے، میرے والد اکثر اوقات محبت اہل بیت کی ترغیب دیتے تھے اور فرماتے تھے، اہل بیت کی محبت خاتمہ بالخیر کی ضمانت ہے، مکتوبات دوم مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ادبوا اولادکم علی ثلاثہ خصال، حب نبیکم، وحب ال نبیکم، وقرآۃ القرآن۔ کنز العمال۔ اپنی اولاد کو تین چیز کی تعلیم دو نبی کی محبت، ال نبی کی محبت، اور قرآن کی تعلیم، جس کی آرزو ہے کہ یہودی اور جہنمی نہ بنے اور اسکا خاتمہ بالخیر ہو، وہ حدیث ثقلین کا عامل بنے، قرآن کی تعلیمات پر عمل اور دامن ال رسول کو مضبوطی سے پکڑے رکھے، اور یہ دعاء اکثر پڑھتا رہے، جسے محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پڑھا کرتے تھے

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک۔

اے دلوں کے پھیرنے والے رب میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

ترمذی شریف۔